بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعون اللہ تعالیٰ و تبارک ان ھذا

الکتاب المبارک ھو اصح الکتب۔ ہماری نیا پار لگانا۔

و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ربنا علیک توکلنا والیک

انبنا و الیک المصیر

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بیعت کی محبت

۱۹۲۰ء

الحمد للہ الباری علی ان ھذا السفر الذی ھو عین الخیر الجاری و مفید للناظر و القاری

استفادہ

از کتب مرشدی فقیر غلام زین الدین صاحب چشتی نظامی

مرتبہ

حافظ محمد ھاشم قریشی چشتی

آستانہ عالیہ ٹبہ شریف ترگ

معاونین صاحبزادگان حاجی غلام معین الدین و علاؤ الدین صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیعت کی محبت

الحمد للہ الباری علی ان ھذا السفر الذی ھو عین الخیر الجاری و مفید للناظر و القاری

استفادہ

از کتب مرشدی فقیر غلام زین الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

باھتمام

سجادہ نشین آستانہ عالیہ ٹبہ شریف ترگ

ضلع میانوالی



شیخ المشائخ قطب الاقطاب
حضرت خواجہ
شاہ محمد سلیمان تونسوی
رحمۃ اللہ علیہ
المعروف پیر پٹھان
کی سوانح حیات مبارکہ کی کتب ہمارے پاس
PDF فائل میں دستیاب ہیں
PDF
جس بھائی کو چاہیئے وہ ہمارے واٹس ایپ پر مفت حاصل کرسکتا ہے
مزید معلومات کیلئے ہمارے YouTube
یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں
Sulemania Chishtia Library
PDF
اس کے علاوہ دیگر تونسوی خواجگان کی سیرت
پر کتب اور اسلامی کتب بھی طلب کرسکتے ہیں۔
خلیفہ مدنی تونسوی
+92 332 1717717

جامعہ عالیہ دینیہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر

حضرت مولانا فتح الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

دینی و عصری علوم کا حسین امتزاج

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان سے الحاق شدہ

- ناظرۃ القرآن
- حفظ القرآن
- تجوید القرآن
- درسِ نظامی

عصری علوم

جماعت اول تا بی۔ایس (سوشل سائنسز)

تمام شعبہ جات میں

داخلہ جاری ہے

جامعہ عالیہ دینیہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ
مکھڈ شریف (اٹک)

0343-5894737, 0342-5276304

خطبہ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین

وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ المُرسَلِینَ خَاتَمِ النَّبِیِّینَ شَفِیعِ المُذنِبِینَ وَعَلیٰ اَھلِ بَیتِہٖ وَعِترَتِہِ الطَّاھِرِینَ رِضوَانُ اللّٰہِ تَعَالیٰ عَلَیھِم وَعَلیٰ مَن تَبِعَھُم بِاِحسَانٍ اِلیٰ یَومِ الدِّینِ ؕ

عرضِ ناشر

اَمَّا بَعدُ

بندہ ضعیف اللہ کریم کی رحمت کا فقیر حافظ محمد ہاشم بن یار محمد اللہ تعالےٰ اپنے فضل جسیم کے صدقے اِن دونوں کے اور سب مومنین کے قصور چھپائے۔ اور نعیم مقیم میں بمع صالحین کے ان کی جائے پناہ بنائے۔۔

فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ
بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ؕ

یہ کتاب طریقت کے اصول اور اسکے متعلق جو چیزیں ہیں اس پر مشتمل ہے اور ہر سلسلہ کے مشائخ کے اذکار ہیں سے

بادشاہا جرم ما را در گذار ؛ ما گنہ گاریم و تو آمرزگار

حَسبِیَ اللّٰہُ وَنِعمَ الوَکِیلُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ ؕ

الا اے خردمند فرخندہ خوی ؛ ہنرمند نشنیدہ ام عیب جوئے

فہرست کتاب آخری صفحہ پر ہے۔

راہ طریقت و شریعت

آیات کریمہ

(۱) وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ ہ اور ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ ہے کہ حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں۔ تین مسئلے معلوم ہوئے (۱) انشاء اللہ ہمیشہ حق پرستوں کی جماعت دنیا میں رہے گی۔ (۲) اہلِ حق جس مسئلہ پر اجتماع کریں وہ حق اور یقیناً درست ہے (۳) اہل حق کو اہل باطل انشاء اللہ نقصان نہ پہنچا سکیں گے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ تفسیر نور العرفان صفحہ ۲۷۶ حدیث پاک

وَعَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔ اور روایت ہے معاویہؓ سے کہا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے ہمیشہ رہے گا امت میری سے ایک گروہ قائم ساتھ حکم اللہ کے نہیں ضرر کریگا ان کو وہ شخص کہ ترک کرے مددگاری انکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کرے ان کی یہاں تک کہ آوے حکم خدا کا اور وہ اوپر اسی کام اپنے کے ہوں گے (بخاری و مسلم) (مشکوٰۃ شریف) صفحہ ۵۸۳ اور اسی قسم کی احادیث ان صفحات پر ہیں: مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰ ۔ صفحہ ۳۳۱ ۔ صفحہ ۴۶۵ ۔ صفحہ ۵۸۴ بزرگان دین و مشائخ و علماء سلف کا **اتفاق** ہے کہ بغیر پختہ پیر کے اللہ تک کوئی شخص نہیں پہنچ سکتا مگر شاذ و نادر (مکتوبات صفحہ ۲۸۷)

(۲) وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ الآیۃ ۔ ترجمہ :۔ اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳) دین میں مومنین کا راستہ (۴) ابن عطاؒ فرماتے ہیں کہ اسکی صحبت

اختیار کرو جس پر میری خدمت کے انوار ہوں (تفسیر خازن و تفسیر مدارک ج ۵ صـ۱۶)

اس سے پہلے چند مسئلے معلوم ہوئے (۱) خدمت و اطاعت ماں باپ کی ضرور کرے

مگر راستہ اچھوں کا اختیار کرے (۲) وہی دین سچا ہے جس میں اولیاء اللہ ہوں ؛

(۳) تقلید شخصی اعلیٰ چیز ہے کہ سارے اولیاء اللہ مقلد گزرے کوئی غیر مقلد نہ ہوا۔

تفسیر نور العرفان صـ۶۵۸ :- اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

(۳) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ

ترجمہ :- سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ غم ۝ وہ جو ایمان لائے

اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔ انہیں خوشخبری دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں الآیہ) ولایت

۵ قسم کسبی (۲) عطائی (۳) وہبی :- پھر ولی تشریعی (۲) ولی تکوینی (تفسیر نور العرفان صـ۳۴۳

خلافت راشدہ باطنی کے وارث اولیاء اللہ ہوئے جو کہ سینہ بسینہ منتقل ہوتی چلی آئی اور

قیام قیامت تک رہے گی جیسا کہ حدیث شریف لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ ۔ اس پر دال ہے :

(تذکرۃ الولی صـ۱۱) ۔ ناواقف شریعت کو راہ طریقت پر چلنے کی اجازت نہیں ۔

مکتوبات صدری صـ۲۸۴

(۴) میری دل سکھدی ماھی — لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ

تَحْتَ الشَّجَرَةِ (الآیہ) ترجمہ :- بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے

جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے ۔ مشائخ کی ذات بابرکات

پیغمبروں کی نائب ہے (مکتوبات صدری صـ۱۷۸ ۔

(۵) **يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ** الآیۃ

ترجمہ: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنا لینا چاہیئے۔ شریعت میں تقلید کرکے اور طریقت میں بیعت کرکے تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو اگر کوئی صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطان ہوگا۔ اس آیت میں تقلید اور بیعت مریدی سب کا ثبوت ہے۔ (تفسیر نور العرفان صہ ۴۶۱) بِاِمَامِهِمْ یعنی یا مقدم فی الدین صہ ۵۶ بیضاوی و مدارک ج ۴) ہدایت یا گمراہی کے داعی کے ساتھ۔ خازن و تنویر ج ۴) اللہ تعالیٰ کی محبت۔ **وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ**

(۶) **حُبًّا لِلّٰهِ**۔ اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔ **قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ**

(۷) **اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ**

ترجمہ: اے محبوب تم فرما دو! لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دیگا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تو جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت کی مخالفت کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اقوال میں افعال میں احوال میں ہو (تفسیر مدارک ج اول صہ ۴۸۲) **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ** بخاری و مسلم و مشکوٰۃ شریف صہ ۴۲۶) ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا ایک مرد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا فرماتے ہیں

اس آدمی کے متعلق جسکی محبت ان کے ساتھ ہے۔ جن سے وہ ملا نہیں فرمایا مرد اس کیساتھ ہے جس کے ساتھ اس کی محبت ہے۔ (بخاری و مسلم و مشکوٰۃ شریف صلـ۴۲۶)

تنم فرسودہ جان پارہ ز ہجران یارسول اللہ ، دلم پژمردہ آوارہ ز عصیان یارسول اللہ

حضرت علی فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لا الٰہ الا اللہ میرا حصن یعنی قلعہ ہے جو شخص میرے قلعے میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے مامون ہوگا۔ (ابو نعیمؓ و فضائل ذکر صلـ۱۶۳)

دردمندانہ کہانی دربارگاہ رسالت از عرش نازک تر

عشق کے بندوں کا مسلک پوچھنا بے سود ہے ؛ تیرا در ہر قافلہ کی منزل مقصود ہے

گرگ بھی ، گمراہیاں بھی پیچ بھی راہوں میں ہیں ؛ راہزن بھی اور شیطاں بھی کمیں گاہوں میں ہیں

ہر زمین ہر مملکت سے مرد و زن پیر و جواں ؛ تیری راہوں میں رواں ہیں کارواں در کارواں

کوئی ان میں بادشاہ ہے کوئی ان میں ہے فقیر ؛ سب نظر آتے ہیں تیرے دام الفت کے اسیر

کوئی ان میں سادہ دل ہے اور کوئی فرزانہ ہے ؛ ایک ہی شمع محبت کا مگر پروانہ ہے

تیرے دیوانے مگر چلنے سے رک سکتے نہیں ؛ پاؤں تھک جاتے ہیں دل ان کے کبھی تھکتے نہیں

ہر قدم پر رہزنوں کے جال میں پھنستے ہوئے ؛ پتھروں پہ ڈگمگاتے ریگ میں دھنستے ہوئے

چلتے رہتے ہیں مثال درد اٹھتے بیٹھتے ؛ درد دل میں لب پہ آہ سرد اٹھتے بیٹھتے

یہ عقیدت کیش مردان خدا یہ خوش نصیب ؛ آخر کار آ ہی جاتے ہیں تیرے در کے قریب

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ ؛ وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

اے مدینہ کے مہاجر سبز گنبد کے مکیں ؛ عرش ہے تیرے قدم کے فیض سے یہ سرزمیں

دِلکشی میں کھربا ہے تیرا سنگِ آستاں ؛ ہر طرف سے کھنچ کے آتی ہیں یہاں پیشانیاں

یہ گنہگارانِ امت ہیں تیرے اَدنیٰ غلام ؛ یا محمد مصطفےٰ سُن لیجئے ان کا سلام

حبیبِ خدا پر صلوٰۃ و سلام ؛ شہِ انبیاء پر صلوٰۃ و سلام (مرغوب احمد صفحہ ۱۶۱)

رَؤُفٌ رَحِیْمٌ عَزِیْزٌ حَرِیْصٌ ؛ شفیعُ الوریٰ پر صلوٰۃ و سلام

(ماہنامہ اسلام صفحہ ۱۲۶)

الٰہی انتہائے عجز کا اقرار کرتا ہوں ؛ خطا و سہو کا پتلا ہوں استغفار کرتا ہوں

یہ تیرا فضل ہے بیشک کہ اب تک زندہ ہوں یا رب ؛ گذشتہ زندگانی پر بہت شرمندہ ہوں یا رب

ادب اے خامۂ گستاخ جھک جا سرنگوں ہوجا ؛ تحیّر خیز نظاروں میں عقل و ہوش کو کھوجا

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوبِ سبحانی ؛ سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی

سلام اے ظلِ رحمانی سلام اے نورِ یزدانی ؛ تیرا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

نہیں ہرگز کوئی دعویٰ نہیں ہے لب کشائی کا ؛ دہن کیا ہے میرا ہاں ایک کاسہ ہے گدائی کا

یہی حیثیت سوالی کے سوا کچھ بھی نہیں رکھتا ؛ متاعِ بے کمالی کے سوا کچھ بھی نہیں رکھتا۔

یہی در ہے جہاں شاہانِ دنیا سر جھکاتے ہیں ؛ سوالی بن کے آتے ہیں مرادیں لیکے جاتے ہیں

دو عالم میں رسولِ پاک تیری لاج رکھیں گے ؛ جہاں بے نیازی کا تیرے سر تاج رکھیں گے۔

واقعہ تعظیم و ادب

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ دریا کے کنارے وضو فرما رہے تھے اور وہیں ایک شخص بلندی پر بیٹھا ہوا وضو کر رہا تھا۔ لیکن آپ کو دیکھ کر تعظیماً نیچے آگیا۔ پھر اس کے انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ کس حال میں ہو اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے محض اس تعظیم کی وجہ سے جو میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی وضو کرتے وقت کی تھی۔ مغفرت فرمادی۔ (تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۳۲) اولیاء کرام

کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ اولیائے کرام ہی میں شامل کردیتا ہے۔ (تذکرۃ الاولیا ص۳۵۸)
حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وہ قرب الٰہی حاصل ہے کہ حضورؐ سے بیعت رب سے بیعت ہے۔

(تفسیر نور العرفان ص۸۱۶)

طلب پیر اللہ تعالیٰ ہمکو دونوں جہان میں مشرف بنائے مشائخ طریقت کا اتفاق ہے کہ تکمیل توبہ کے بعد مبتدی پر فرض ہے کہ ایسا پختہ پیر تلاش کرے جو نشیب و فراز راہ سے آگاہ ہو (مکتوبات صدی ص۱۷۱) **حدیث پاک** (۱) علمائے پیغمبروں کے وارث ہیں (احمد و ترمذی و ابوداؤدؒ و ابن ماجہؒ و دارمیؓ و مشکوٰۃ شریف)
(۲) حدیث پاک میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی مانند ہیں۔ کوئی پیر خلاف شریعت کام کرے۔ تو اسکی صحبت ایمان کو خراب کرتی ہے مکتوبات۔
(۳) **حدیث پاک** شیخ اپنی قوم میں خدا کی راہ اسی طرح دکھلانے والا ہے۔ جس طرح اپنی امت میں پیغمبر (فیض القدیر ج ۴ ص۱۸۵) یعنی اس کی عزت کرنا واجب ہے۔
قول ابن عربیؒ کہ پیر اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں (فیض القدیر ج ۴ ص۱۸۵) حضرات مشائخ کا قول ہے۔ (جس کا کوئی پیر و مرشد نہیں اس کا مذہب ہی نہیں (مکتوبات صدی ص۱۷۸)
کامل عالم وہ ہے جو تمام معاملات میں شریعت پر عمل کرے (ابریز شریف ص۸۷)
خانہ کعبہ کی راہ ظاہر ہے مگر آج تک نہ سنا کہ بغیر کسی راہبر کے کوئی شخص پہنچا ہو۔ اکثر راستوں میں چور ڈاکو ملا کرتے ہیں۔ بغیر محافظ کے لٹ جانے کا خوف ہے (اللہ کی راہ میں بھی خود نفس کافر بعض جنات اور بعض انسان راہزن ہیں۔ بغیر کسی صاحب ولایت کے جانا اپنی پونجی کو برباد کردینا ہے۔ گھاٹیاں ہیں بغیر مرشد کامل کے جان بری محال ہے اثنائے سلوک میں مبتدی کو غیب کے عجائبات دیکھ کر

طرح طرح کے شبہے عجیب عجیب مہیب خبریں شیطانی نفسانی، رحمانی احوال و کیفیات رنگ بدل بدل کر سامنے آتے ہیں۔ دنیادی بادشاہ کے ہاں بغیر مقرب بادشاہ کے وسیلہ کے نہیں پہنچ سکتا۔ مشائخ اللہ تعالےٰ کے ایسے مقرب و مقبول ہیں کہ ان کی بات سُنی جاتی ہے جس نے اپنے کو ان سے وابستہ کر لیا وہ مقصود و مطلوب تک پہنچ گیا۔ یہ لوگ نظر کی صفائی اور دل کی پاکی کے باعث رموز و اشارات قرآن کریم و احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خوب واقف ہیں اور باطن کی راہ طے کر کے بیٹھے ہیں۔ اسی لئے مریدوں کیلئے اصول مقرر کئے ہیں۔ مرید میں قصور پیدا ہو جائے تو شفقت سے ہمت بڑھاتے ہیں۔ مرید سالہا سال میں جو بات حاصل کر سکتا ہے یہ حضرات ایک ساعت میں اس کے دل کو ویسا بنا دیتے ہیں۔ بہر حال پیر و مرید کا معاملہ نہایت نازک ہے۔ مرید اپنے پیر کو بہت بڑا کامل سمجھے۔ ممکن نہیں ایک سچا پیر کسی مرید کی ترقی کا خواہاں نہ ہو۔ بغیر اجازت اس کی صحبت سے الگ نہیں ہو سکتا۔ دوسرے پیر کی طرف رجوع نہ کرے۔ پیروں کی غیرت سے بچنا چاہئے۔ مرتد طریقت العیاذ باللہ نہ بنے۔ استقامت مخلوق کی خدمت اللہ تعالیٰ کی بکثرت عبادت دل کی نگہداشت۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جو کچھ ملا مفت ملا۔ ایمان ملا مفت ملا۔ کریم کی یہی شان ہے۔ بلا استحقاق دے۔ بلا استحقاق کے ساتھ جو دیتا ہے کریم نہیں کہلاتا۔

(مکتوبات صدی صـ ۱۸۱)

اہلیت پیر و مرشد

کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تلاش کرنے والوں کو اپنی طرف بوقت زیارت کھینچے (۲) ہمت و شفقت کی نظر بیگانہ پر ڈالیں تو وہ یگانہ ہو جائے۔ اگر عاصی

کی طرف متوجہ ہو جائیں تو وہ مطیع ہو جائے اور تختِ ولایت پر اس کو جگہ مل جائے (۳) دنیا سے کنارہ کش (۴) آخرت کی طرف متوجہ (۵) خدا کی مشیت اور خدا کے ساتھ راضی (۶) اپنے حال سے فانی۔ (مکتوبات صدی صـ ۱۹)

ولی وہ ہو سکتا ہے جو محفوظ ہو یعنی شاذونادر کبھی اس سے گناہ ہو جائے صـ ۱۹۷

مُرشد:۔ اللہ تعالیٰ کے جناب وکرم کا دروازہ ہے۔ عوارف صـ ۹۵ المعارف وصاوی شریف:۔ صحبتِ مرشد میں ہر بھلائی کی امید کی جاتی ہے (عوارف المعارف صـ ۹۶) نظر اولیاء اللہ سے جتنا مطلب حاصل ہوتا ہے اتنا نہ مجاہدہ سے نہ چلہ سے۔ (مناقب خواجہ شاہ صـ ۲۰۲ سلیمان تونسوی) طالب استقامت بن طالب کرامت نہ بن (عوارف المعارف) جو دیکھنے سے نفع نہ دے وہ اپنے لفظوں سے نفع نہ دے گا (عوارف صـ ۱۲) پیر باطن پر جھانکنے والا ہوتا ہے ہر شخص کی قابلیت جانتا ہے۔ (عوارف صـ ۱۶) مرید کو مناسب ہے۔ کہ ہر چیز میں نیت اس کی اللہ کیلئے ہو۔ (عوارف صـ ۵۳۲)

جو شخص خدا کے واسطے سے مسلمانوں سے ملاقات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں اپنے دیدار سے مشرف فرمائیگا (تذکرۃ الاولیاء صـ ۳۳۷)

علامت پیر کامل

(۱) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے ساتھ قرار نہ آوے (۲) اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا جتنا ممکن ہو عارف ہو (۳) گناہ سے بچنے والا۔ لذات وشہوات سے منہ پھیرنے والا (۵) مستحب بھی نہ چھوڑے (نبراس صـ ۴۷۵) (۶) اپنے حال سے فانی (۷) مشاہدہ حق میں باقی (حاشیہ نبراس صـ ۴۷۵) (۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور ان کے حالات سے واقف

(۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت کے نور سے اس کی ذات سیراب کی گئی ہو۔ یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نقشِ قدم پہ ہوجائے اللہ تعالیٰ اُسکی کمال ایمان وصفا عرفان کے ساتھ اس کی امداد فرمادیں۔ پس یہی مرشد کامل ہے جس کی تابعداری ضروری ہے (۲) جسکی محبت نفع دیتی ہے (۳) اسکی ملاقات مناسب ہے کیونکہ ایسا پیر بندے کو رب سے ملا دیگا۔ اللہ تعالیٰ کے پہچاننے میں اس کے شک دُور فرمائے گا۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں اس کی ترقی کرائیگا۔ (ابریز شریف صـــ ۲۰۸) (۱۰) اس کا بولنا سُننا دیکھنا، اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا پکڑنا سب کچھ اللہ جل شانہٗ کے ساتھ ہو۔ حدیث قدسی اسی مضمون پر دلالت کرتی ہے (بخاری شریف ومشکوٰۃ شریف صـــ ۱۹۷ وتذکرۃ الولی صـــ ۹) چونکہ ان کے سب کام اللہ جل شانہٗ کی مرضی سے ہوتے ہیں۔ اسلئے ان کی تابعداری سے ثواب ورضامندی اللہ تعالیٰ کی اور انکار سے محرُومی وحسرت (تذکرۃ الولی صـــ ۱۱)

رکن بیعت

(۱) پہلا مرتبہ اختصاص عبدیت ومقام عبدیت اس وقت حاصل ہوتا ہے جب سالک ماسوا اللہ کی بندگی اور پرستش سے آزاد ہوجاتا ہے۔ (۲) دوسرا مرتبہ جب صفات بشریت بہمہ وجوہ نکل جائینگے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے قبول حقائق کی استعداد کی سعادت اسے حاصل ہوجائے گی (۳) تیسرا مرتبہ :۔ رحمت وشفقت مخلوق خدا پر ایسی ہو کہ اپنا عیال سمجھنے لگے اور اخلاقِ خداوندی سے آراستہ ہو (۴) چوتھا مرتبہ :۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بے واسطہ علوم حاصل ہوں (۵) پانچواں مرتبہ :۔ کہ علم لدنی حاصل ہوں اپنی ذات میں تجلّی ذات اپنی صفات میں تجلّی صفاتی اپنے افعال میں تجلّی

افعالی کا ظہور دیکھے۔ یعنی جسکی زندگی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو محبوب کے ساتھ ہو۔
(مکتوبات صدی ص ۱۸۴)

تنبیہ:۔ یہ پانچوں مراتب کل معانی کے کمالات کو جامع ہیں اور سب درجات و مقامات کی ترقی کو شامل ہیں۔ (مکتوبات صدی ص ۱۸۵ از یحییٰ مدنی رح) قرآن پاک کا ایک سرا ہمارے ہاتھ میں دوسرا خدا کے ہاتھ میں ہے (محبوب سبحانی رضی) صفت باری تعالیٰ واقعہ حضرت سعید مغربی رضی نے اپنے کسی مرید سے پوچھا کہ تمہارا معبود کس حالت پر قائم ہے۔ جواب دیا کہ جس حالت پر ازل میں تھا اس پر اب بھی ہے پوچھا ازل میں کس حالت پر تھا جواب دیا جس حالت پر اب ہے ازل میں بھی اسی حالت پر تھا آپ نے فرمایا کہ تمہارا جواب درست ہے (تذکرۃ الاولیاء ص ۳۵۶)

ارادت دل کے اس میلان کا نام ہے جو خیال کو ایک خاص چیز کی طرف جما دے اور ایسی تحریک پیدا کر دے جس سے قصد طلب ظاہر ہو یعنی اس چیز کی تلاش میں لگا رہے۔ پس وہ آدمی جس میں ارادت کی جلوہ گری ہوئی ہے ہر طرف سے منہ موڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے اور جب تک منزل مقصود تک نہ پہنچے ہرگز ہرگز دم نہ لے (مکتوبات صدی ص ۱۹۱) بھائی مرید صادق وہی ہے جسکی ارادت ہر ایک آمیزش سے پاک ہو۔ اس میں دنیا طلبی نہ ہو۔ نہ درجات عقبیٰ کی تمنا ہو۔ صرف اللہ کی ارادت ہو۔ (**ارادت** کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ارادت دنیا یعنی دن رات دنیا طلبی میں آدمی مستغرق رہے یہ ارادت سراپا آفت اور مرض مہلک ہے۔ نتیجہ کہ قیامت کے دن سعادت و راحت جاودانی سے محروم رہے گا (۲) ارادت آخرت یعنی آدمی دنیا کو ہیچ سمجھ کر آخرت کے درجے اور

سعادت ابدی چاہیے۔ یہ کہیں افضل و بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ارادت

اگر ہم پھولوں کا گلدستہ بننے کے لائق نہیں تو چولہے کا ایندھن تو بن سکتے ہیں۔ یہ دربار تو ایسا ہے کہ بہر حال حاضری سرفرازی ہے یہاں کی ذلت عین عزت ہے بغیر پیر کے کام نہیں چلتا۔ اس کی اقتداء کرے تاکہ منزل کی آفت سے بچے مگر وہ پیر واصل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ پیر کی اشد ضرورت ہے اور ہزاروں فائدے اس کی بدولت ہوتے ہیں (مکتوبات صدی صد ۱۹۵) عشق کے سوا خدا تک پہنچنا مشکل ہے (مناقب خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ ص ۲۰۵) ہم نشینی خدا کے ساتھ چاہے تو جا اولیائے کرام کے پاس بیٹھ (ملفوظ خواجہ شاہ سلیمان تونسوی ص ۲۰۴) سو مسلمانوں میں ایک ولی اللہ ہوتا ہے ملفوظ ص ۲۸۹) گر تماشائی جمال حق نباشد در بہشت ہم بلند ستان قصر ہا را خشت خشت

(دیوان غوثیہ ص ۵)

ہر نعمت سے دست کش ہو کر معطی کو چاہنا (انوار الغریبہ ص ۱) حسن ارادت کا واقعہ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ اپنے مرشد بابا فریدؒ کی زیارت کو آرہے تھے۔ تو سانپ نے کاٹا۔ ساتھیوں نے منتر پڑھوانے کا مشورہ دیا۔ تو فرمایا اگر میری ارادت مرشد سے صحیح ہے۔ تو کوئی بات نہیں (انوار الغریبہ ص ۵۶) واقعہ ارادت ایک دفعہ حضرت محمد علی مکھڈیؒ کو ایام روانگی تونسہ مقدسہ بیماری کی وجہ سے بہت تکلیف تھی اور کمزوری تھی چند غلامان نے عرض کیا کہ حضرت یہ سفر فی الحال ملتوی فرما دیویں۔ حضرت کو مبادا زیادہ تکلیف ہو جاوے اور جان رکھنی فرض ہے اس کے جواب میں حضرت مولانا نے فرمایا کہ اس راستہ میں جان دینی فرض ہے۔ سبحان اللہ

اپنے شیخ کے ساتھ کتنا عشق محبت اور عقیدت تھی۔ (تذکرۃ الاولیٰ صفحہ ۵)

تربیت ہر آدمی کی ذات میں تین سو چھیاسٹھ رگیں ہیں، ہر رگ میں روحانی مرض ہوتی ہے۔ جیسے جھوٹ (۲) دکھاوا (۳) دھوکا دنیا وغیرہ مرشد کامل ان بیماریوں سے پاک کرتا ہے (ابریز شریف صفحہ ۲۰۸)

مرشد کامل کی ہمت وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے ایمان کا نور ہوتا ہے اور اسی ہمت کے نور کے ساتھ اپنے مرید کی تربیت و پرورش کرتا ہے اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف اس کی ترقی کراتا ہے۔ پس اگر مرید کی محبت اپنے مرشد کے ساتھ اس کے ایمان کے نور کی درجہ سے ہو گی۔ تو مرشد اس کی امداد فرمائے گا۔ حاضر ہو یا غائب بلکہ اگر وفات پا گیا ہو۔ (ابریز شریف صفحہ ۲۱۰)

تربیت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے اندر کو گندگیوں سے پاک صاف کرے (ابریز شریف صفحہ ۲۰۷) کر صاف ویڑھا توں دلدا۔ پھر دیکھ ماہی گھر ملدا۔ مثال مع واقعہ ایک شخص نے پہاڑ پر ایک چھوٹا سا مکان بنایا۔ طرح طرح کی نعمت اس میں رکھی جب اس کا آخری وقت ہوا تو صاحبزادے کو وصیت کی کہ خوشبو گھاس اگر سوکھ بھی جائے باہر نہ پھینکنا۔ یہ کہکر وہ چل بسا۔ موسم بہار آیا۔ پھول خوش رنگ نکل آئے اس نے سوچا کہ اب اس گھاس کی کیا ضرورت ہے اس کو پھینک دیا اور پھولوں کا نیا گلدستہ بنایا۔ ادھر گھاس کو پھینکا کہ سیاہ سانپ نکل آیا۔ اسے ڈس لیا العیاذ باللہ فوراً حضرت ختم ہو گئے۔ گھاس کا فائدہ تھا کہ سانپ قریب نہ آسکے۔ اپنی عقل پر غرہ کیا آخر جان عزیز کھو بیٹھا۔ (مکتوبات صفحہ ۲۴۹)

بیعت کی حقیقت کہ اللہ جل شانہ کے ساتھ معاہدہ کرنا اور اپنا ہاتھ اللہ جل

شانہ کے ہاتھ میں دیدیتا ہے۔ چونکہ سلاسل صالحین صحیح ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتے ہیں۔ تو اس ذریعہ سے اس کا ہاتھ اللہ جل شانہ کے ہاتھ کے نیچے آجاتا ہے۔ اور یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ کے زمرہ وجماعت میں شامل ہوجاتا ہے (تذکرۃ الاولیٰ ص۳) اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا اس کے ہاتھ اپنی مخلوق کی طرح نہیں بلکہ وہ صفات اجسام وجوارح سے منزہ وپاک ہے اس قسم کی آیات کے ساتھ ہمارا ایمان بغیر تشبیہ بغیر تکییف وبغیر تعطیل کے ہے ہاتھ کا مطلب ان کی امداد کرنا حفاظت کرنا نعمتِ ہدایت وثواب دینا مراد ہے تفسیر خازن ج ۶ ص۹ وتنویر ص۹) تعطیل صفات کے نہ ماننے والوں کا مذہب ہے۔ (المنجد ص۶۶۲) تکئیف یعنی کوئی کیفیت طاری نہ ہونا (المنجد ص۹۰۵) بغیر تشبیہ کے کسی کے مانند نہ ہونا (المنجد ص۵۱)۔ عقیدہ اللہ تعالیٰ واجب الوجود واحد متصف ساتھ تمام صفات کمال کے ہے۔ تمام سمات نقص زوال جسمیت میں سے اور کسی ایک ہی جگہ میں منحصر ہونا تحیز عرضیت جہت الوان اشکال سے منزہ ہے اور جو وارد ہوا عرش پر استوا ضحکؑ ہاتھوں کا اثبات اس پر علی الجملہ ہم ایمان لاتے ہیں۔ پھر اسکی تفصیل اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں اور یہ البتہ جانتے ہیں۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ الآیہ (القول الجمیل ص۶)

کرامت

حق ہے۔ پس جو ایمان وعمل صالح کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو تو وہ استدراج ہوتا ہے برابر ہے کہ کافر سے یا مومن فاسق سے ظاہر ہو اور ان چیزوں میں کہ جن کا جاننا واجب ہے۔ یہ ہے کہ جو شخص محنت ومشقت مشکل پر ہمیشگی کرے تو اس سے خلاف عادت

باتیں ظاہر ہوتی ہیں اگرچہ کافر ہو. کمزور مسلمانوں کے لئے یہ امتحان شدید ہے کہ ان کی گمراہی اور شریعت کے ساتھ برے اعتقاد کا سبب ہوتا ہے پس اس آفت سے مومن کو اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہئے۔ استدراج اسلئے کہتے ہیں کہ یہ چیزیں آہستہ آہستہ دوزخ کی طرف پہنچانے کا سبب بنتی ہیں۔

(نبراس ص۴۷۵)

لباسِ خضر میں سینکڑوں راہزن بھی پھرتے ہیں۔
اگر ایمان بچانا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر۔

واقعہ کرامت

حضرت عمرؓ نے ایک لشکر حضرت ساریہؓ کی سرداری میں بھیجا۔ حضرت عمرؓ جمعہ شریف کا خطبہ پڑھ رہے تھے مدینہ شریف میں اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ دیکھنے والوں پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے کہ اچانک خطبہ پڑھنا چھوڑ دیا۔ اور تین دفعہ فرمایا کہ اے ساریہؓ پہاڑ اے ساریہؓ پہاڑ اے ساریہؓ پہاڑ حاضرین صحابہؓ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہنے لگے کہ حضرت عمرؓ مجنون ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا البتہ جو فرمایا ہے یہ بات ضرور ظاہر ہوگی حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ نے سبب پوچھا تو فرمایا میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ ان کو کفار شکست دے رہے تھے اور آگے اور پیچھے سے حملے کر رہے تھے میں نے انہیں کہا کہ اپنی پشت پہاڑ کی طرف کر کے یکطرفہ مقابلہ کرو پس مہینہ کے بعد خوشخبری سنانے والا آیا۔ اور کہا کہ ہم نے دشمن سے نماز جمعہ کے وقت جنگ کیا کفار ہمیں شکست دینے لگے پس ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا۔ کہتا تھا کہ اے ساریہؓ پہاڑ پس ہم نے پہاڑ کی طرف پہنچ کر ان کا مقابلہ کیا۔ اور ان پر فتح حاصل کی۔ یہ لشکر شہر نہاوند

کی طرف بھیجا گیا تھا۔ جو مدینہ منورہ سے تقریباً پندرہ سو میل دور ہے۔ (سبحان اللہ نبراس ص ۴۸۱) اور تذکرۃ الولی ص۳) اپنے زمانہ کے خلیفہ سے جو دنیاوی غرض سے بیعت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکی طرف رحمت کی نظر نہ فرمائیں گے۔ اور نہ ان کو پاک کریں گے۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (بخاری شریف ج اول ص۳۱۷) اور ص۳۶۷۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں جس کا کوئی امام نہیں اس کا امام شیطان ہے۔ اقوال مفسرین و محدثین (رجاء الحق ص۲۳)

بہترین ہنسی پاک پتن میں عرس کے موقع پر حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی مسکرائے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا بہت سے لوگ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کیلئے ورد و ظائف پڑھتے ہیں۔ پھر بھی ملاقات نہیں ہوتی۔ ہمارے پیرانِ عظام کی مجلس و خانقاہ ایسا شرف رکھتی ہے۔ کہ حضرت خضر علیہ السلام کو کھڑے ہونے کی جگہ بھی نہیں مل رہی۔ بلکہ لوگ انہیں دھکے دے رہے ہیں۔ اسلئے مجھے ہنسی آگئی۔ (مناقب المحبوبین ص۱۷)

مرشد کامل یعنی ایمان کامل و تقویٰ کامل رکھنے والا (تذکرۃ الولی ص۵) ایمان کامل یعنی جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے سب پر انہوں نے ایمان لایا۔ (تذکرۃ الولی ص۵) محال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نور ہو کیونکہ نور تو اجسام سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اجسام اس سے بلند ہے۔ یہ مذہب تمام مسلمان ائمہ کا ہے۔ (تفسیر خازن ج ۱۰۶/۶) اللہ تعالیٰ حقیقتاً ازلی، ابدی ذاتی نور ہے۔ کہ خود ظاہر ہے اور جسے اس نے ظاہر فرمایا ظاہر ہو گیا باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن شریف یا اسلام یا فرشتے عطائی طور پر

رب کے بنانے سے نور ہیں۔ کہ اسی نے انہیں نور بنایا۔ یہ نور بن گئے جیسے رب تعالیٰ حقیقی طور پہ ازلاً، ابداً سمیع، بصیر حی، علیم خبیر ہے۔ اور دوسری مخلوق اس کے بنانے سے عطائی طور پر سمیع بھی ہے۔ خبیر بھی ہے۔ علیم بھی ہے بصیر بھی ہے۔ تمام صفات کا یہی حال ہے۔ (رسالہ نور صـ۶ نور مصنفہ مفتی احمد یار خان)

تقویٰ کے سب مراتب تین ہیں۔ (۱) شرک سے بچنا۔ (۲) گناہ سے بچنا۔ (۳) جمیع ماسوی اللہ سے پرہیز کرنا۔ یعنی ظاہر و پوشیدہ شرک جیسے دکھاوا سے بچنا۔ اپنی باتوں اور کاموں کو گناہوں سے بچانا۔ اپنے دل اور باطن کی توجہ کو اللہ تعالےٰ سے نہ ہٹنے دے۔ تو وہ کامل متقی ہے۔ (تذکرۃ الاولیٰ صـ۶) بہت لوگ تقویٰ و حسن خلق کی وجہ سے بہشت میں جائیں گے۔ (ترمذی وابن ماجہ رض (مشکوٰۃ شریف صـ۴۱۲

بیعت کی قسمیں

(۱) بیعت توبہ یعنی مرید اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اللہ کے ہاتھ پر معاہدہ کرتا ہے۔ کہ میری ان گناہوں سے توبہ ہے۔ اور آئندہ گناہ نہ کروں گا (۲) بیعت تبرک ہے یعنی مرید ارادہ کرتا ہے۔ کہ سلسلہ صالحین میں داخل ہو جاؤں جیسے اسناد حدیث کا سلسلہ ہے۔ ان دونوں قسموں کی بیعت میں دفایہ ہے بڑے گناہوں سے بچے چھوٹے گناہوں پر اصرار نہ کرے۔ فرض واجب سُنن موکدہ پر مواظبت کرے اور اس کے برعکس بیعت کو توڑ دینا ہے۔ (۳) بیعت کرنی یعنی عہد پختہ کرنا واسطے اللہ تعالیٰ کے حکموں اور منع کئے ہوئے حکموں سے ظاہرا باطنا سچے دل سے اور اللہ تعالےٰ سے دل لگانا اور یہی اصل بیعت ہے۔ اسکی دفایہ ہے کہ ان کے چھوڑنے اور کرنے کے حکموں پر قائم و مضبوط ہو جاوے۔ تاکہ اس کا دل نور سکینہ سے منوّر ہو جاوے

غیر اللہ سے منقطع ہو کر اللہ جل شانہٗ سے واصل ہو جاوے (تذکرۃ الاولیٰ ص۵ قول جمیل ص۱۸)
بیعت چار قسم کی ہے۔ بیعت اسلام (۲) بیعت خلافت (۳) بیعت تقویٰ (۴)
بیعت توبہ۔ آجکل کی بیعت توبہ یا تقویٰ کی بیعت ہے۔ (تفسیر نور العرفان ص۸۸۰)
تقلید یعنی شریعت کے احکام میں کسی کی پیروی کرنے کو کہتے ہیں۔ بڑے گروہ کی
پیروی کرو۔ (مشکوٰۃ شریف ص۳۰ وابن ماجہ رض)
حضورؐ کا ادب رکن ایمان ہے (تفسیر نور العرفان ص۸۲۰) قبل بیعت ان کا لحاظ شرائط
فرض ہے۔ سنی العقیدہ ہو (بہار شریعت) ص۹۴)

شرائط بیعت

(۱) پیر قرآن پاک کی تفسیر مدارک یا جلالین شریف اور حدیث شریف میں مشکوٰۃ شریف و دیگر کتب کو
بہت اچھے طریقے سے پڑھ سکتا ہو۔ اور اسے ضبط ہو یہ شرط اسلئے کہ غرض بیعت
سے نیک باتوں کا حکم اور برے کاموں سے منع کرنا ہے۔ اور مرید کو ان باتوں کا ماننا
ہے۔ تو جو عالم نہ ہوگا تو اس سے یہ بات نہ ہو سکے گی (۲) عادل ہو اور متقی ہو (۳) زاہد ہو۔
راغب ہو۔ ہر وقت اس کے دل کا تعلق اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔ (۴) لوگوں کا اس پر اعتماد ہو
دینی رہنمائی ہیں (۵) وہ پیر اپنے مرشد کے پاس کافی مدت رہا ہو۔ ان سے نور باطن اور
سکینہ حاصل کی ہو۔ یہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے کہ مرد چھٹکارا پانے والا نہیں،
بنتا جب تک کہ اس نے چھٹکارا پانے والوں کو نہ دیکھا ہو۔ جیسا کہ عالم نہیں بن سکتا۔
جب تک کہ علمائے کرام کا شاگرد نہ بنے۔ ظہور کرامت کوئی شرط نہیں (۶) مرید عاقل
و بالغ ہو۔ راغب ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ا بچے کو بیعت کرنے کے
لئے پیش کیا گیا۔ تو آپ نے اس کے سر مبارک پہ ہاتھ پھیرا برکت کی دعا فرمائی۔ اور

بیعت نہ فرمایا۔ لیکن بعض مشائخ بچوں کو برکت کیلئے مرید کرتے ہیں (۷) دو بار مرید کرنا۔ بخاری شریف ص۲۱۵ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مشائخ سے منقول ہے۔ اور دو شخصوں کا مرید ہونا اگر کسی خلل کی وجہ سے ہو تو کوئی حرج نہیں۔ پہلا پیر فوت ہونے کی وجہ سے یا اسکی غیبت منقطع کی وجہ سے دوبارہ مرید ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر بلا عذر کسی دوسرے پیر کا مرید ہو گا۔ تو یہ کھیلنے والے کی طرح ہو جاوےگا۔ اور چلے جانے پر برکت اور مشائخ کا دل اس سے ہٹ جانے کا باعث ہو گا۔ واللہ اعلم (القول الجمیل) مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ص۵ اللہ والے اللہ سے اللہ کو طلب فرماتے ہیں۔ (فرمان پیران پیر رضی) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی نے فرمایا۔ پیرو مرشد بننے کے وہ لائق ہے۔ کہ اگر اس کا مرید ہزار کوس بھی ہو تو اسے مرید کے حال کی خبر ہو۔ (مناقب المحبوبین ص۱۷۱) حالت وجد میں خون کے قطرے آنکھوں سے گرے۔ قبلہ عالم مہاروی نے اپنی چادر مبارک ڈالی۔ قوالوں کو منع کیا۔ اور فرمایا بس کرو ہمارا فقیر مر جائے گا۔ اور فرمایا نیک نصیب ہے ایک ہی دفعہ پرواز کر کے تجلی ذاتی کے مقام تک پہنچ گیا ہے یہ ہیں پیر کامل اور یہ ہیں مرید کامل۔ خواجہ شاہ سلیمان تونسوی نے اپنے ایک مرید سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ مرید نے کہا حضرت آپ جب یہاں دنیا میں نہیں پہچان سکتے تو قیامت میں کس طرح پہچانیں گے۔ فرمایا غلط کہتا ہے بلکہ مرید کی لحد میں اول میرا قدم ہو گا اور بعد میں اسکو داخل کریں گے۔ بعد وصال قبلہ عالم کی مزار پر چند ماہ معتکف رہے۔ اور فرمایا ظاہری صحبت ۵ سال اور مزار مبارک سے جو ملا وہ میں ہی جانتا ہوں۔ (مناقب المحبوبین ص۱۴۷)

بیعت کے فائدے

ہر وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ کی رضا، تقرب کی ضرورت ہے وہ ضرور کسی ولی کامل کے دامن سے اپنے آپ کو وابستہ کرے۔ کیونکہ اگر وہ شخص عاشق اور سالک راہ خدا ہے تو بغیر راہبر راہ شناس کے منزل مقصود تک پہنچنا محال ہے۔ الا ما شاء اللہ ط اور اگر وہ شخص پابند روزہ و نماز ہے تو اس کی عبادت بسبب تسلط نفس و شیطان کے عجب و ریا وغیرہ مہلکات کے خطرے سے محفوظ نہیں ہیں۔ وہ شیخ کامل کے صدقے و توسل سے ایسے ظالم دشمنوں کے شر سے محفوظ ہو سکتا ہے۔ اور اگر وہ شخص فاسق و فاجر ہے تو اس کو اشد ضرورت ہے کہ کسی شیخ کامل کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس ولی کامل کی برکت سے اس کو توبہ پر استقامت بخشے اور مرنے کے وقت ایمان سلامت لے جاوے ہاں یہ ضروری ہے کہ بیعت کیلئے کسی ولی کامل جس کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح پہنچتا ہو یا اس کے صحیح مجاز کی تلاش کرے۔ تاکہ منزل مقصود پر فائز ہو (ف) صحیح مجاز سے بوجہ صحیح ہونے سلسلہ کے اوپر والے مشائخ سے فیض پہنچ سکتا ہے۔ (افادہ از تذکرۃ الولی ص ۱۸ مصنفہ حضرت محمد دین بن مولانا غلام محی الدین چشتی احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم نکھڈی) طریقت کا منشا یہ ہے کہ دل شیشہ کی طرح منور ہو جائے۔ تاکہ عالم خلق وارواح کا عکس نظر آئے۔ (مکتوبات) فائدہ بیعت کرنے کا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقرب الی اللہ ٹھہرا جو کہ اصل مقصد پیدائش انسانی ہے جسکی تکمیل کیلئے انبیاء علیہم السلام مبعوث کئے گئے (تذکرۃ الولی ص ۱۵) جو شخص پیر کامل کی بیعت سے مشرف ہوتا ہے اگر اسکی

استعداد کا اہل ہے۔ تو زندگی میں درجہ ولایت سے فائز ہو جاتا ہے۔ ورنہ موت کے وقت جیسا بھی ہو درجہ ولایت سے مشرف وپہونچ کر انتقال کرتا ہے تذکرۃ الاولیٰ ۶ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دل مبارک ہمت توجہ سے ہمیشہ اولیاء اللہ کے دل کے قریب رہتے ہیں۔ (فرمان پیران پیرؓ)

سبب بیعت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو مکہ بھیجا کہ کفار پر آپ کے بڑے احسانات تھے ادھر مسلمانوں میں یہ خبر پھیل گئی کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیے گئے۔ حضورؐ نے سب حضراتؓ سے جہاد پر بیعت کی۔ کہ اگر جنگ ہو جاوے تو پیچھا نہ پھیریں۔ یہ بیعت ایک کیکر کے درخت کے نیچے لی گئی۔ (شہید ہونے کی خبر کے باوجود) حضورؐ نے حضرت عثمانؓ کی طرف سے فرمایا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے اور بیعت فرمایا۔ اس خصوصی رضا کا سبب یہ بیعت ہے۔ اسلئے اسے بیعت الرضوان کہتے ہیں۔ تفسیر نور العرفان صد ۸۱۸)

وہ صحابیہؓ عورتیں فی الحال مومنہ تھیں گویا یہ استقامت اسلام پر بیعت ہے۔ مرشد ان گناہوں سے مرید کو توبہ کرائے جنمیں وہ گرفتار ہے۔ مثلاً بے نمازی یا سود اور آئندہ اس توبہ پر قائم رہنے کا حکم دے۔ بیعت کے بعد دعا کرے خدایا اس کے گذشتہ گناہ بخش دے خود توبہ کرنے کا اور حکم ہے کسی اللہ کے بندے کے ہاتھ پر توبہ کرنے کا دوسرا حکم اور بیعت ہونا سنت ہے۔ (نورالعرفان ۸۸۸)

حکم بیعت

تین ہیں۔ حدیث پاک اور روایت ہے حضرت عبادہؓ بن الصامتؓ کے سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حالت میں کہ گرد ان کے ایک جماعت تھی صحابہؓ سے بیعت کرو مجھ

اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ کی مراد پر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئیں۔ اور ایمان لایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ان چیزوں پہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آئیں۔ اور تمام دینوں سے اور تمام گناہوں سے برات ظاہر کرتا ہوں۔ اور اب میں فرمانبردار ہوتا ہوں اور کہتا ہوں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ پھر کہے کہ کہو میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء کے وسیلہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعیت کرتا ہوں۔ پانچ چیزوں پر گواہی دینے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنے زکوٰۃ ادا کرنے روزے رمضان شریف کے رکھنے اور حج اگر طاقت ہو اس کے ادا کرنے پر اور کہے کہ میں بواسطہ خلفاء حضور کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعیت کرتا ہوں۔ شرک نہ کروں گا۔ چوری، زنا، قتل اور بہتان نہ لگاؤں گا۔ اور نیک کام میں نافرمانی نہ کروں گا۔ پھر پیر دو آیتیں وسیلہ اور بعیت والی پڑھکر اپنے اور مریدا ور حاضرین کے لئے دعا مانگے۔ (القول الجمیل ص۶)

خدمتِ مرشد

مبادا ہیچ دل بے عشق بازی ۔ ص۵۳
اگر باشد حقیقی یا مجازی (تذکرۃ الولی)

فقراء کو نظر تحقیر سے مت دیکھو۔ کیونکہ ان میں اکثر نائب اور وارث انبیاء ہوتے ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء ص۱۵۵) حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی اجمیریؒ نے اپنے مرشد کی ۲۰ سال ۶ ماہ خدمت کی ۱۵ سال کے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تلاش میں نکلے، درجہ محبوب وحبیب تھا۔ خواجہ نور محمد مہاروی رض اپنے مرشد کی خدمت میں

۳۵ سال رہے۔ مرشد نے فرمایا میرا مرید خدا نما ہے۔ اور فرمایا کہ تو ایک جہان کو اپنے شوق میں مبتلا کرے گا۔ اور اپنے ساتھ بہشت میں لے جائیگا۔

محل بیعت خواجہ نور محمد مہارویؒ کو اپنے مرشد مولانا فخرالدینؒ محب النبیؐ نے خواجہ قطب الدین بختیارؒ کی مزار مبارک پر لے جا کر مرید فرمایا جنہوں نے محفل سماع میں اس شعر پر اپنی جان اللہ تعالیٰ پہ قربان کردی ؎ کشتگان خنجر تسلیم را ؛ ہر زمان از غیب جانِ دیگر است

سالک ہر دن کو پیر کی خدمت میں اول دن تصور کرے۔ حضرت قبلہ عالم مہارویؒ نے حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ کو اوچ شریف میں سید جلال الدین بخاریؒ کے مزار مبارک کے سرہانے ۱۱۹۹ھ میں بیعت فرمایا۔ مناقب المحبوبین ص۱۴۷)

درود پاک:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی

اللہ سے ملنے کے یہ معنی ہیں کہ خداوند تعالیٰ کے سوا سب سے انقطاع اور دوری ہو جتنا ہی غیر سے فراغت ہو گی اتنا ہی تقرب ہو گا۔ (مکتوبات ص۲۴۰) طریقت میں پیر کیلیے بہت بڑی شرط یہ ہے کہ مرید کو اپنا خرقہ پہنانے کے لائق بنا دے (مکتوبات ص۲۸۲)

ولی کے معنی اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے والا۔ اللہ کا تقرب حاصل کرنے والا قریب کے یہ معنی نہیں کہ آدمی نیچی منزل سے اوپر چلا جاتا ہے۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں اپنی ہستی کو فنا کر دیتا ہے۔ (تذکرۃ الولی ص۵) یہ لوگ طاقت الٰہی کے منظہر ہیں ان سے مدد مانگنی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ جل شانہ کی قدرت و طاقت سے کرتے ہیں۔ (تذکرۃ الولی ص۹)

علاج:۔ ظاہری مرض کے علاج سے صحت ہوتی ہے۔ اور ھلاکت سے آدمی بچ

جاتا ہے۔ اسی طرح باطن کی بیماریوں کے جوہر علوی کے امراض و علت کے طبیب انبیاء ہیں ان کے بعد مشائخ ہیں کیونکہ یہی لوگ انبیاءؑ کے خلیفہ ہیں۔ (مکتوبات صدی حصہ اول صفحہ ۲۶) جو شخص طریقت کی راہ کا طلب گار ہو اس کے پاس شریعت کی پونجی ہونا ضرور چاہئے۔ تاکہ قصبہ شریعت سے شہر طریقت میں پہنچے۔ طریقت میں جہاں قدم درست ہوا ملک حقیقت پہنچ جانا آسان ہے۔ جس بے علم نے شریعت ہی کو نہیں سمجھا ہے وہ طریقت کو کیا پہچانے گا۔

ولی

اللہ تعالیٰ کے ملک کے والی آج سے پہلے بھی تھے۔ اور اب بھی ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔ چار ہزار ولی ایسے پوشیدہ ہیں کہ آپس میں ایک دوسرے کی قدر و منزلت کو نہیں پہچانتے۔ تین سو ولی اہلِ خدمت ہیں۔ جو اس عالم میں صاحب حل و عقد ہیں۔ ان کا لقب اخیار ہے۔ چالیس وہ ہیں جن کو ابدال کہتے ہیں۔ چار وہ ہیں۔ جن کو اوتاد کہتے ہیں۔ اور تین وہ ہیں جنکو نقباء کہتے ہیں اور دو وہ ہیں جن کو نجیب کہتے ہیں۔ ان سب کے علاوہ ایک ذات وہ ہے جسکو قطب یا غوث کا لقب ہے یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو جانتے پہچانتے ہیں۔ اور دنیا کے کاروبار میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ احادیث میں ان کا ذکر ہے۔ اور اجماع اہلِ سنت اس پر ہے (مکتوبات صدی صفحہ ۱۹۹ و مرقات شریف بر حاشیہ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۸۲ م حدیث ابدال مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۸۲) واحمد و تفسیر روح البیان ۔۔ ولی اللہ کا منکر بدبخت ہے۔ (تفسیر روح البیان ج اول صفحہ ۲۱۹)

وسعت دروازہ بہشت

ستر ہزار یا سات لاکھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتی اکٹھے ایک ہی صف میں) بہشت میں داخل ہوں گے سبحان اللہ (بخاری شریف ج اول صفحہ ۴۶۰

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل نہیں (بخاری شریف ج اول ص ۲۵۷)
انصارؓ سے محبت علامت ایمان ہے اور محبت الٰہی کا سبب ہے (بخاری شریف ج ا ص ۵۳۴)

فیض علماء حق :- علماء حق انبیاءؑ کے وارث شریعت کے شہروں کی آبادی کا حکم دیتے ہیں۔ روز قیامت انبیاءؑ کے ساتھ ہوں گے (فرمان پیران پیرؓ) اولیاء اللہ طبیب ہیں۔ مخلوق بیمار، مومن پہلے باطن آباد کرتا ہے اور پھر ظاہر جیسے مالک مکان کہ پہلے گھر کا اندرونی حصہ بناتا ہے پھر باہر کا دروازہ (فرمان پیران پیرؓ) اپنے دل کو جو خدا کا گھر ہے پاک رکھ (محبوب سبحانی) دنیا ایک بازار ہے۔ رات ہونے کے بعد بند ہو جائے گا۔ وہی چیزیں خرید جو کل قیامت میں نفع بخشیں۔ توحید اخلاص کا عمل سکہ وہاں چلے گا۔ کوشش کرنے والا کوئی قدم کوئی عمل نہ کرے جب تک تیری نیت خدا کے لئے نہ ہو ابتداء میں طالب بن بعد میں مطلوب بن جائے گا۔ جیسے بچہ ماں کو ڈھونڈتا ہے جب بڑا ہوا تو ماں اسے ڈھونڈتی ہے۔ حلال کی کمائی تیرے دل کو منور کر دیگی۔ ہر صنعت میں اس کے ماہر سے مدد لیا کر۔ بیعت والے کا کہنا نہ مانے تو بیعت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہمت بلند رکھ بلندی نصیب ہو گی۔ جو شاہ کا دربان نہیں وہ شاہ تک کس طرح پہنچایا جائے گا۔ ولی معرفت و قرب کی نظر ڈالتا ہے۔ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں امر و نہی کی تعلیم نہ دیں ادب سکھائیں اس وقت تک صوفی نہیں بن سکتا۔ قلب زندہ رکھنے کیلئے علماء کی مجلس قبور صالحین کی زیارت (محبوب سبحانیؓ) مرتبہ ولایت میں پہنچ جائے گا۔ اگر سرور حالات اولیاء اللہ کے پڑھے (۳ چیزیں سینہ کو صاف کرتی ہیں (۱) عمل میں اخلاص (۲) مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی (۳) التزوم جماعت۔

(ارشاد الطالبین) سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک
واتوب الیک

روحانی امراض

ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا
تیرے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں

مناسب ہے عبادت میں اخلاص اغیار کے ملاحظہ سے ترک کیساتھ اور شہود خالق ہو :۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نہ کہو اگر فلاں نہ ہوتا تو مجھے تکلیف پہنچ جاتی اور اگر ہمارا کتا ورا زسے پر نہ ہوتا تو ہماری چوری ہو جاتی :۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت معاذؓ کو کہ میں تجھے ایک حدیث بتاتا ہوں اگر تو نے اسے یاد کیا تو تجھے نفع دے گی اور اگر ضائع کیا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری حجت منقطع ہو جاوے گی اے معاذؓ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے سات فرشتے آسمانوں و زمین کے پیدا کرنے سے پہلے پیدا فرمائے پس ہر آسمان کیلئے ان سات فرشتوں میں سے ایک فرشتہ دربان مقرر فرمایا پس حفظہ فرشتے بندے کے صبح سے لیکر شام تک کے اعمال لیکر چڑھتے ہیں سورج کے نور کی طرح ان کا نور ہوتا ہے تاکہ آسمان دنیا کے فرشتے بھی انہیں اچھا سمجھتے ہیں دربان کہتا ہے کہ اس کے منہ پر مارو کہ لوگوں کا گلہ کرتا ہے پھر دوسرے آسمان کا فرشتہ کہتا ہے کہ اس کے عملوں کو اس کے منہ پر مارو کہ اس نے سامان دنیا کا ارادہ کیا اور تیسرے آسمان کا فرشتہ کہتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ مجالس میں تکبر کرتا ہے چوتھے آسمان کا فرشتہ کہتا ہے کہ خود بینی کرتا ہے پانچویں کا کہنا ہے کہ حسد کرتا ہے چھٹے کا کہتا ہے کہ کسی انسان پر رحم نہیں کرتا ساتویں کا کہنا ہے کہ مشہوری کا ارادہ کیا اس لیے اعمال کو نہ گزرنے دوں گا الخ مختصراً تفسیر روح البیان ج اول ص۷۶ درود شریف اعمال کے اول و آخر ہو تو قبول ہوتے ہیں ہمارا ناز جو کچھ ہے محمد مصطفیٰؐ پر ہے۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ ۞ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحَمٖ قصیدہ بردہ

بزرگوں سے نسبت بڑی چیز ہے ۔ خدا کی یہ نعمت بڑی چیز ہے (تفسیر نعیمی پ ۴ صث)
سلسلہ لوہے کی زنجیر ہے (المسجد صث ۴۸۵) علمائے راسخ اور اولیاء اللہ نائب حضور انور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہیں مناقب المحبوبین صث ۱۹۴) صف میں کھڑے ہونے کا ثواب
ساٹھ سال کی نمازوں سے بہتر ہے (احمد و مشکوٰۃ شریف صث ۳۳۴) ۔
امانت و رحم پل صراط کے دائیں اور بائیں ہوں گی (مسلم شریف و مشکوٰۃ شریف صث ۴۸۹
خلافت راشدہ کے بعد جب امارت اور ملوکیت نے جگہ پکڑی تو وہ خلافت فی
الارض اور نیابت الٰہی صوفیائے عظام کو ملی اور یہی حضرات نائب خدا کے صحیح مصداق
بنے جیسا کہ ظاہر ہے کہ اکثر سلاسل اولیاء اللہ جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم
سے جاری ہوئے اور یہ نعمت ان کو ان سے ملی مشائخ علیہم الرحمۃ والرضوان
نے سلسلہ بیعت جاری کر کے سنت نبوی کو زندہ کر دیا اور ہدایت خلق اللہ میں
ہمہ تن مشغول ہو گئے ۔ درود شریف پڑھنے کے پیر و مرید ہر وقت محتاج ہیں

نفی اثبات اور پاس انفاس: اس کا طریقہ یہ ہے اس خیال سے ذکر
کرے سانس باہر نکلے تو لا الٰہ دل سے کہے اور سانس باہر نکالے اور
جب سانس اندر کھینچے اور اندر جائے تو الا اللہ کہے یہ پاس انفاس ہے
اس کا اثر وساوس نفسانی و شیطانی وسوسے دور کرنے میں بڑا اثر ہے (القول
الجمیل صث ۱) ۔ ❁ شجرہ و پیر کا سلسلہ گھر کا روحانی گویا بینہ ہے روزانہ اسکو ایک دفعہ ضرور پڑھے

شنیدم کہ در روز امید و بیم ❁ بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

اسم ذات یعنی اللہ ھو کا ذکر سانس بہت سا کھینچ کر اور بند کر کے
ایک ہی سانس میں جتنا کہہ سکتا ہے کہے یعنی پہلے پچاس دفعہ تو پھر سو دفعہ اور

سو تک اِس کی خاصیت دِل کو گرم کرنے پختہ ارادہ کرنے عشق کے جوش میں آنے اور وساوس نفسانی کو رُکنے میں بڑا اثر ہے (القول الجمیل ص ۱۶) مریدین میں قابلیت نہیں ہوتی تو مُرشد کامل اِن میں تصرف یعنی قابو پاتا ہے سالہا کی محنت سے توجہ شیخ زیادہ اثر رکھتی ہے جب مرشد کی صحبت میں آئے تو اس کی محبت کے سوا اور چیزوں سے دِل کو خالی کرے اِس کی تعظیم وادب کرے اِس کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ ہو اور اللہ تعالیٰ یاد آئے اعتقاد و محبت مُرشد عمدہ چیز ہے دِل کا تعلق مرشد کے ساتھ ادب و تعظیم کے ساتھ ہو کر پانچ یا تین دفعہ کرنے کے بعد سچے دِل سے کہے یا ربّ تو میرا مقصود ہے دُنیا و آخرت میں نے تیرے لیے چھوڑ دی اپنی نعمت مجھ پر پوری کر اور اپنی ملاقات سے سرفراز فرما ذکر میں یہ "شرط" عظیم ہے سالک اِس سے غافل نہ ہو (القول الجمیل ص ۲۰)

ایک ساعت بھی تجدید توبہ سے غافل نہ ہو اور دِل میں یہ ہمت رکھو کہ اللہ تعالیٰ توبہ کی حقیقت تک پہنچا دیوے کیونکہ بغیر توبہ کے عمل درست نہیں ہوتا جاننا چاہیئے ہو اِس راہ طلب میں کون قدم رکھتا ہے "ایمان" رکھتا ہے بوجھ ایمان اُٹھاتا ہے خونخوار جنگل کو ایمان قطع کرتا ہے بحر محیط سے ایمان پار ہوتا ہے شربت دیدار ایمان پیتا ہے درد عشق ایمان کو ہوتا ہے منزل مقصود کی تلاش ایمان کی ہوتی ہے (مکتوبات صدی ص ۱۷۵)۔

ایمانِ لعمل دین سے ملتا ہے مگر ایمان کی حفاظت اولیا کرام سے ہوتی ہے یہ دو جماعتیں ایمان و اعمال کے دو بازو ہیں :-

یک زمانہ صحبت با اولیاء ؎ بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

مراتب: اولیاء کرام غیر متناہی ہیں کرامت شرط نہیں (روح البیان ج ۴ صـ ۶۲)
تعظیم: اولیاء کرام تعلیم خدا ہے (شواہد الحق صـ ۸۷) **اعمال:** امت صبح و
شام پیش ہوتے ہیں (شواہد الحق صـ ۴۷) **تربیت:** اللہ تعالیٰ کے بندے
ایسے بھی جن کی تربیت خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں بوجہ کثرت درود
شریف پڑھنے کے (شواہد الحق صـ ۹۱) **سنت:**

سنت
خلاف پیغمبر کسے راہ گزید
ہرگز بمنزل نخواہد رسید
(بوستان صـ ۴۸)

نفع: اولیاء کرام اپنے مرید صادق کو مرنے کے بعد زیادہ نفع دیتے ہیں
شواہد الحق صـ ۹۱ **ولی:** کا بعد وفات مریدین کے ساتھ تعلق ہوتا ہے
اس کی برکت سے انوار و فیوضات حاصل ہوتے ہیں (شواہد الحق صـ ۹۱)
ہر زمانہ: میں ایک لاکھ چوبیس ہزار ولی قیامت تک ہوں گے (روح البیان
ج ۸ صـ ۴۱۵) ہر میت کو زائر کا پتہ چلتا ہے (فیض القدیر صـ ۴۸۷ ج ۵)
مرشد کامل کی صورت میں بھی شیطان خواب میں نہیں ہو سکتا (روح المعانی)

وسیلہ:
چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پی
بقدر رفیعت بدرگاہ حی!!!
(بوستان صـ ۴۴)
کہ باشند مشتی گدایان خیل ÷ بمہمان دار السلامت طفیل

طالب صادق کی موت آجائے پہلے منزل مقصود سے تو اسے کامیاب لوگوں
کے ساتھ مقام دیا جاتا ہے (تفسیر روح البیان ج ۲ صـ ۳۱۹)
حیات جس کی اپنے رب کے ساتھ ہے وہ مرنے کے بعد حیات حقیقی پاتا

ہے (تفسیر روح البیان ج ۲ ص۱۲۶) میلاد شریف کے انعقاد سے سال امن سے گزرتا ہے روح البیان ج ۹ ص۵۶) نگھبان اللہ تعالیٰ نے معراج شریف کی رات وعدہ فرمایا کہ اُمت کے حالات زندگی موت قبر وحشر میں کر ہیں انکا نگھبان ہوں (مواہب ص۳۴ ج ۲) عُلمائے دین کی زیارت گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہے طلبہ علم دین دوزخ سے آزاد ہیں (مولانا روم) روح البیان ص۱۰۲ ج ۱۔ ہے

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر ؛ گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

دُعاء۔ یارب کل شی بقدرتک وانت قادر علی کل شی ولا تسلنی عن شیٔ :۔ ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک روف رحیم

ہماری کتابیں نجم الھدیٰ توحید خالص فضیلت ذکر دعوت خیرالانام "چہل حدیث" آداب مصطفیٰ [۲۱] اظہار عقیدت۔ مثل سفینہ نوح و سیدھا راستہ و بیعت کی محبت

ملنے کا پتہ

ناظم اعلیٰ مدرسہ رشیدیہ الاسلام آستانہ عالیہ ٹبہ شریف

ادبی دُنیا میانوالی ، آستانہ عالیہ ٹبہ شریف ۔

آپکی دعا کا متمنی حافظ محمد ہاشم ابن یار محمد عفی عنہ قریشی چشتی آستانہ عالیہ ٹبہ شریف کتب تقسیم کنندہ حافظ محمد اشفاق قریشی آستانہ عالیہ

مطبوعہ: میانوالی پرنٹنگ پریس میانوالی ، ناشر:۔ حافظ محمد ہاشم قریشی چشتی آستانہ عالیہ ٹبہ شریف ترگ بار اول ۱۰۰۰ قیمت ۲ روپے

رسالہ نافعہ بیعت کی محبت کا سرسری نظر سے مطالعہ کیا اس سے پہلے بھی مصنف نے متعدد و مفید رسائل لکھے کتاب و سنت اور اقوال اسلاف بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو [illegible]

PDF BY

طالب دعا

خلیفہ مدنی تونسوی تونسہ شریف ضلع

ڈیرہ غازی خان

+923321717717